۵ دسمبر ۲۰۰۴ء۔۔۔ عوامی ریفرنڈم۔۔۔ الطاف حسین کی جیت۔۔۔

ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کے تاریخی دورۂ ہندوستان کے بعد ۵ دسمبر ۲۰۰۴ء کو نشتر پارک کراچی میں منعقد ہونے والا عظیم الشان جلسہ ہر لحاظ سے تاریخی اہمیت اختیار کر چکا تھا۔

جہاں ملک کی سیاسی صورتحال پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہونا تھے وہیں دورۂ ہندوستان میں جناب الطاف حسین جس انداز میں ایک بین الاقوامی رہنما (International Leader) کے طور پر سامنے آئے اور جس کامیابی سے ایم کیو ایم کے موقف کو دُنیا کے سامنے پیش کیا اُس سے دُنیا بھر کی نظریں اس خطۂ میں ایم کیو ایم کے بڑھتے ہوئے اور اہم کردار پر مرکوز ہو گئیں۔

مذہبی انتہا پسندی کے مکمل خاتمے، روشن خیال قیادت، معاشی ترقی کی حمائت اور ہندوستان سمیت پڑوسی ممالک سے آپس کی دوستی کے تصورات نے ایم کیو ایم کو ایک ایسی تحریک (Organization) کے طور پر متعارف کرایا ہے کہ جو آنے والے وقت میں بین الاقوامی سیاست (World's Political Stage) پر اپنا تعمیری کردار ادا کرے گی۔

۵ دسمبر کے اس تاریخ ساز جلسے میں عوام کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر نے ایک بار پھر مذہبی انتہا پسندی کو یکسر مُسترد کر دیا۔

کئی برس پہلے افغانستان پر طالبان کے قبضے اور پھر پاکستان میں بھی اسی طرز کی مُلّائیت کے بڑھتے ہوئے رجحان پر ایم کیو ایم نے اپنے خدشات اور خطرات کا برملا اظہار کر دیا تھا اور عوامی اجتماعات میں ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کے یہ بیانات ریکارڈ پر موجود ہیں کہ پاکستان کے سب سے زیادہ روشن خیال شہر کراچی میں طالبانائزیشن کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

پاکستان سرکار کی جانب سے طالبان کی پشت پناہی، وہاں القائدہ تنظیم کے قیام اور پھر 9/11 کے ہولناک واقعہ (عمل اور ردِ عمل) نے ایم کیو ایم کے اُن خدشات کو سو فیصد درست ثابت کیا کہ مذہبی انتہا پسندی کے جو بیج پاکستان کی Establishment سرحد پار افغانستان میں بو رہی ہے اُس کی فصل اُسے ایک روز خود اپنی ہی زمین پر کاٹنی پڑ جائے گی۔

ایم کیو ایم نے اپنے فکر و فلسفہ اور سندھ کی عوامی خواہشات کے عین مطابق مذہبی انتہا پسندی کے خلاف اعلانیہ جدوجہد کی اور ہر بار اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ کسی صورت بھی سندھ کی سرزمین کو جہادیوں اور فسادیوں کی پُر تشدد کارروائیوں کی نذر نہیں کیا جائے گا۔

یوں ۵ دسمبر ۲۰۰۴ء کے اس عظیم عوامی اجتماع نے ۲۶ ستمبر ۲۰۰۱ء کو کراچی میں عالمی دہشت گردی کے خلاف ہونے والی ریلی میں کئے گئے اس عہد کی ایک بار پھر تجدید کی کہ نہ صرف یہ شہر بلکہ یہ صوبہ بھی مذہبی انتہا پسندی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مُسترد کرتا ہے۔

اس تاریخی اجتماع میں اندرونِ سندھ سے لاکھوں افراد کی شرکت اس بات کی غمّاز ہے کہ الطاف حسین پورے سندھ کو متحد کر چکے ہیں۔ سیاسی استحکام کی بات ہو یا ترقی و خوشحالی کا عمل ۔۔ صوبائی خود مختاری کا مُطالبہ ہو یا ہندوستان کے ساتھ بامقصد مذاکرات ' الطاف حسین کے مضبوط دلائل اور جدوجہد نے نتیجہ (Result) سندھ کے باسیوں کے حق میں کر دیا ہے۔

اب راستے چاہے کچھ بھی اختیار کئے جائیں منزل ایک ہے اور رہنمائی الطاف حسین کے ہاتھوں میں' تو متحد و مُنظم رہ کر آگے بڑھتے رہنا ہماری ذمے داری ہے۔

یوں ۱۳ سال تک سات سمندر پار جلاوطن رہ کر نہ صرف اپنوں کو ایک رکھنا بلکہ چند دنوں میں غیروں کو بھی اپنا بنا لینا انسانی تاریخ میں کسی معجزہ سے ہرگز کم نہیں ہے۔

جناب الطاف حسین کے دورۂ بھارت کی کامیابی پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اب بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔

اپنے اسی دورۂ بھارت میں جناب الطاف حسین نے جہاں مسئلہ کشمیر کے پُر امن اور دیرپا حل کی ضرورت پر زور دیا تھا وہیں دو قومی نظریہ پر بھی کُھل کر بات کی تھی اور سندھ کے باسیوں کے اس دیرینہ مطالبہ کو ہندوستانی قیادت (Indian Leadership) کے سامنے اُٹھایا تھا کہ جلد از جلد کھوکھراپار کا راستہ کھولا جائے۔

اب ایک بار پھر اس عظیم الشان جلسۂ عام میں جناب الطاف حسین نے کشمیر کے پُر امن حل پر زور دیا اور پاکستان کے حکمرانوں کو متنبہ کیا کہ اب بغیر کسی مزید تاخیر کے کھوکھراپار بارڈر کھولی جائے ورنہ سندھ اور راجھستان کے عوام خود ہی اسے کھول دیں گے۔

اپنے تاریخ ساز خطاب میں انہوں نے گریٹر پنجاب (Greater Punjab) کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں اور سازشوں کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا اور اس کی سخت مذمت کی۔

یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ۵ دسمبر ۲۰۰۴ء کے اس عظیم الشان اجتماع کے توسط سے سندھ کے عوام نے جناب الطاف حسین کی پالیسیوں پر مُہر ثبت کر دی ہے اور ۵ دسمبر ۲۰۰۴ء کو منعقد ہونے والے اس عوامی ریفرنڈم کا فیصلہ الطاف حسین کے حق میں آچکا ہے۔

عمران حسین
۔ ایم کیو ایم امریکہ ۔